نقش آغاز راشد الحق سمیع حقانی

اقوام متحدہ کا ملینئم نمائشی اور بے نتیجہ سربراہی اجلاس

امریکی شہر نیویارک میں اقوام متحدہ کے مرکزی ہیڈ کوارٹر میں ۶ ستمبر کو اقوام متحدہ کے ملینئم سربراہی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ سننے میں آیا ہے کہ یہ تاریخ کا سب سے بڑا عالمی سربراہی اجتماع ہے۔ جس میں تقریباً ایک سو پچاس ممالک کے سربراہان اور حکومتی نمائندوں نے شرکت کی جو کہ ایک تاریخی ریکارڈ ہے۔

یاد رہے کہ اقوام متحدہ نے پانچ سال قبل اپنی گولڈن جوبلی تقریبات بھی بڑے تزک و احتشام کیساتھ منائی تھیں اور اس موقع پر اس ادارہ نے دنیا بھر کو امن و آشتی کا گہوارہ بنانے کے خوشنما اعلانات جاری کئے تھے لیکن ان روایتی اعلانات کے بعد امریکہ اور عالم عیسائیت نے مسلمانانِ عالم کیساتھ دنیا بھر میں کیا کچھ نہیں کیا؟ کوسوو' چیچنیا' مشرقی تیمور وغیرہ اس بربریت کی تازہ مثالیں ہیں۔ اسکے باوجود اقوام عالم اور خصوصاً عالم اسلام نے اس سربراہی ملینئم اجلاس سے کئی توقعات اور امیدیں وابستہ کی ہوئی تھیں۔ لیکن حقیقت میں یہ صرف روایتی اور نمائشی اجلاس ثابت ہوا۔ ملینئم اجلاس کا موضوع "اکیسویں صدی میں اقوام متحدہ کا کردار" تھا۔ اس موضوع پر دنیا بھر کے حکمرانوں اور حکومتی نمائندوں نے اظہار خیال کیا۔ لیکن ہماری نظر میں تجاویز اور عقل و دانش پر مبنی تقاریر کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ حسب توقع نہیں نکلا اور یہ ساری آوازیں اور درد میں ڈوبی ہوئی صدائیں ہمیشہ کی طرح صدا بہ صحرا ثابت ہوئیں۔ اکیسویں صدی میں بھی اقوام متحدہ کا کردار وہی ہوگا جو بیسویں صدی میں امریکہ اور خصوصاً یہودی لابی نے چاہا۔ عالم اسلام اور دیگر اقوام پر مبنی ممالک تو اقوام متحدہ میں محض تماشائی اور مہرے ہیں۔ ۵۴ سال قبل اقوام متحدہ کا ادارہ دنیا کی نگاہوں میں ظلم و بربریت اور پسے ہوئے مظلوم طبقات کی پشت پناہی انسانی حقوق کے تحفظ' عالم استعماری قوتوں کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بننے کے لئے قائم ہوا تھا۔ لیکن اس تمام عرصے میں اس نے اپنے دلفریب چارٹر کی بہت کم شقوں پر عمل درآمد کیا اور اپنے چارٹر کے برعکس اس نے شروع دن سے ہی امریکی مفادات' صہیونی سازشوں اور عالم عیسائیت کی ریشہ دوانیوں کے ایجنڈے پر عمل درآمد کیا۔ خصوصاً اس ادارہ کے ذریعے عالم اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ اس عرصے میں برتا گیا وہ بھی انسانی تاریخ کا ایک بدترین باب ہے۔ اقوام متحدہ کی قرار دادیں مسلم ممالک کے خلاف فوراً منظور کی جاتی ہیں اور ان کے خلاف ہر طرح کی سیاسی' اقتصادی' فوجی قوت استعمال کی جاتی ہے لیکن جب مسلم ممالک کی جانب سے اسرائیل' بھارت اور امریکہ اور دیگر فاشسٹ قوتوں کے خلاف کاروائی کے لئے اقوام متحدہ سے کہا جاتا ہے تو پہلے اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے اور اگر ایجنڈے پر یہ مسئلہ آبھی جائے تو پھر اسے سلامتی کونسل کے ذریعے ویٹو

کر دیا جاتا ہے۔ سلامتی کونسل جو اقوام متحدہ کا اہم ترین ادارہ ہے اس کے پانچ مستقل ارکان امریکہ، روس، چین، فرانس، برطانیہ کے پاس ہی اصل قوت ہوتی ہے۔ اور انہی کو اقوام متحدہ کے دستور اور قرار دادوں کو جوتے کی نوک پر ٹھکرا دینے کا اختیار سونپا گیا ہے۔ سلامتی کونسل کی مستقل نشست اور ویٹو کے حق سے عالم اسلام کے ترپن ممالک اور اسکے ایک ارب سے زائد مسلمان باشندوں کو قصداً اس جائز حق سے محروم رکھا گیا ہے۔ جو کہ عدل وانصاف اور قانون مساوات کی سب سے بڑی خلاف ورزی ہے اور یہ ادارہ اس کا شروع دن سے ہی ارتکاب کرتا چلا آرہا ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ بھارت جیسے ظالم و جابر اور متعصب ترین ملک کو بھی امریکی آشیرباد کی بنا پر سلامتی کونسل کا مستقل ممبر بنائے جانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ اور عالم اسلام کے اصرار کے باوجود اسے اس نشست سے محروم رکھا جارہا ہے معلوم نہیں کہ عالم اسلام کے حکمران کب خواب غفلت اور امریکی چنگل سے نجات حاصل کرنے کیلئے اٹھیں گے ؟ یہ کیوں اپنی الگ متحدہ اسلامی انجمن قائم نہیں کرتے ؟ انہیں اس گونگی، بہری، اپاہج امریکی لونڈی سے کیا امیدیں وابستہ ہیں ؟ اقوام متحدہ ہی عصر حاضر کی مجلس شیطان کا کام دے رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اجلاس سے قبل "امن گھنٹی" بجا رہے تھے تاکہ اس کی گونج کے شور تلے دنیا بھر کے مظلوم انسانوں اور خصوصاً مسلمانوں کی دردناک صدائیں دب جائیں۔ ہم اقوام متحدہ کے ادارہ سے چند استفسارات کرتے ہیں کہ آپ کے میلینئم اجلاس نے دنیا کو کیا دیا ؟

(۱) اقوام متحدہ کا یہ سربراہی اجلاس نئی صدی میں اقوام عالم کو مساویانہ حیثیت، انصاف کی فراہمی اور امن کی ضمانت دے سکے گا ؟

(۲) کیا عالمی معیشت پر قابض بڑے صنعتی ممالک اور سفینہ سرمایہ داری کے ایجنٹ مالیاتی ادارے اور ورلڈ بینک ترقی پذیر ممالک کے قرضوں کو معاف یا کم کرنے پر رضامند ہوںگے ؟

(۳) امریکہ اپنے پولیس مین کے کردار اور نیو ورلڈ آرڈر کے نظام کے جبری نفاذ سے دستبردار ہو جائے گا ؟

(۴) اقوام متحدہ کے فورم پر پچپن سال سے حل طلب سیاسی اور جغرافیائی عالمی مسائل حل ہو جائیں گے ؟

(۵) اقوام متحدہ اکیسویں صدی میں فلسطین کی آزادی مہاجرین کی وطن واپسی اور کشمیر کو غاصب بھارت سے آزادی دلادے گا ؟

اگر ان سوالات اور دیرینہ مسائل کے حل کا اقوام متحدہ کے اس تاریخی اجلاس نے حل ڈھونڈ لیا ہے اور اس قسم کے تمام سوالات اور مطالبات کو اپنے اعلامیہ میں شامل کر لیا ہے تب تو یہ اجلاس کسی حد تک کامیاب ثابت تصور کیا جائے گا اور اگر اس کا جواب نفی میں ہے تو یہ ایک روایتی اور نمائشی اجتماع تصور ہوگا۔ جس سے تقدیر عالم کے سنورنے کی کوئی امید نہیں رکھی جاسکتی۔ اور اکیسویں صدی میں تیسری اور آخری عالمگیر جنگ کے امکان کو کوئی بھی رد نہیں کر سکتا۔ جسکی جانب امریکہ اور اقوام متحدہ کی ظالمانہ پالیسیاں کرہ ارض کو دن بدن بربادی کی جانب دھکیل رہے ہیں۔